

234125- رمضان کے روزے بغیر عذر کے نہ رکھنے یا عہد آ توڑ دینے پر قضا واجب ہے؟

سوال

سوال: اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے بغیر کسی عذر کے نہ رکھے، یا جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو کیا اس پر ان تمام دنوں کی قضا دینا واجب ہوگی؟

پسندیدہ جواب

رمضان کے روزے اسلام کا رکن ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان کیلئے بغیر عذر روزے ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

لہذا اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے ترک کر دے یا روزہ بیماری، سفر یا حیض جیسے کسی شرعی عذر کی وجہ سے توڑ دے تو اس پر ان روزوں کی قضا واجب ہوگی، اس پر سب کا اجماع ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ)

ترجمہ: اور جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دیگر ایام میں [روزوں کی] تعداد پوری کرے۔ [البقرہ: 185]

اور اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دے، یا سستی کرے چاہے صرف ایک دن کیلئے ہی کیوں نہ ہو، مثلاً: وہ ایک دن کا روزہ رکھتا ہی نہیں ہے، یا رکھتا تو ہے لیکن بغیر کسی شرعی عذر کے توڑ دیتا ہے تو وہ کبیرہ ترین گناہ کا مرتکب ہوا، اس پر توبہ واجب ہے۔

اکثر اہل علم ان تمام دنوں کے روزے رکھنے پر متفق ہیں جن میں روزہ نہیں رکھا گیا، بلکہ کچھ اہل علم نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، چنانچہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور اس اجماع کو تمام اہل علم نے بیان کیا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر رمضان کے روزے نہ رکھے حالانکہ وہ رمضان کے روزوں کی فرضیت پر ایمان رکھتا ہو، لیکن روزے من مانی کرتے ہوئے عہد نہیں رکھے، پھر اس نے بعد میں توبہ کر لی تو اس پر قضا واجب ہے" انتہی

"الاستزکار" (1/77)

اسی طرح ابن قدامہ مقدسی کہتے ہیں:

"ہمیں اس بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے؛ کیونکہ روزے انسان کے ذمے فرض ہیں اور فرائض ادا کرنے سے ہی انسان بری الذمہ ہوتا ہے، لیکن اس شخص نے روزے رکھے ہی نہیں ہے تو اس لیے فرض روزے اس کے ذمے ابھی تک باقی ہیں" انتہی

"المغنی" (4/365)

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ (10/143) میں ہے کہ:

"روزوں کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے روزے نہ رکھنے والا شخص اجماعی طور پر کافر ہے، اور اگر کوئی شخص سستی اور کابلی کی بنا پر ترک کرتا ہے تو وہ کافر نہیں ہے؛ البتہ چونکہ روزے اسلام کا رکن ہیں اور رکن ترک کرنا انتہائی خطرناک معاملہ ہے، روزوں کی فرضیت پر سب کا اجماع ہے، بلکہ حاکم وقت کی جانب سے کڑی سزا کا مستحق بھی ہے؛ تاکہ اس قسم کے لوگ روزوں کے بارے میں سستی سے باز آجائیں، تاہم کچھ اہل علم ایسے شخص کے کافر ہونے کے بھی قائل ہیں۔ اسے چھوڑے ہوئے تمام روزے رکھنے ہوں گے اور ساتھ میں اس پر اللہ تعالیٰ سے توبہ مانگنا بھی ضروری ہے" انتہی

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا :

"رمضان میں بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ توڑنے والے کا کیا حکم ہے؟ روزہ توڑنے والے شخص کی تقریباً 17 سال عمر ہے اور اس کا کوئی عذر بھی نہیں ہے، تو وہ اب کیا کرے؟ کیا اس پر قضا واجب ہے؟"

توانہوں نے جواب دیا :

"جی ہاں! اس پر قضا واجب ہے اور روزے رکھنے میں سستی کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی کرے۔ تاہم اس بارے میں جو روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کی جاتی ہے کہ: (جو شخص رمضان کا ایک روزہ بغیر کسی شرعی رخصت یا بیماری کے نہ رکھے تو ساری زندگی روزے بھی رکھ لے اس کی کمی پوری نہیں کر سکتے) یہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے، اہل علم کے ہاں صحیح ثابت نہیں ہے" انتہی

"فتاویٰ نور علی الدرب" (16/201)

اور کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر رمضان کے روزے پھوڑے تو وہ اس کی قضا نہیں دے سکتا، بلکہ وہ کثرت سے نفل روزے رکھے، یہ اہل ظاہر کا موقف ہے، اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شیخ ابن عثیمین نے اختیار کیا ہے۔

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"تمام اہل ظاہر یا اہل ظاہر میں سے اکثریت کا یہ موقف ہے کہ: جان بوجھ کر روزہ پھوڑنے والے پر قضا نہیں ہے، یہی موقف عراق میں امام شافعی کے ساتھی عبدالرحمن، امام شافعی کے نواسے کا ہے، اور یہی موقف ابو بکر حمیدی سے نماز اور روزے کے متعلق منقول ہے کہ اگر جان بوجھ کر انہیں پھوڑا تو ان کی قضا نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ قضا کرنے سے بھی قضا نہیں ہو گی، یہی موقف ہمارے متقدم [حنبلی] مفتائے کرام کی گفتگو میں بھی ملتا ہے، جن میں جوزجانی، ابو محمد بہاری، اور ابن بطہ شامل ہیں" انتہی

"فتح الباری" (355/3)

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر روزہ ترک کرنے والا شخص قضا نہیں دے گا اور نہ اس کی قضا صحیح ہوگی۔" (الاختیارات الفقہیۃ" (ص: 460)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لیکن اگر کوئی شخص سرے سے روزے بغیر عذر کے پھوڑ دے، نہ رکھے تو صحیح موقف کے مطابق اس پر قضا لازمی نہیں ہوگی؛ کیونکہ قضا روزے رکھنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا؛ اس طرح اس سے روزے شمار نہیں ہوں گے؛ اس لیے کہ یہ اصول ہے کہ: کسی وقت کے ساتھ مخصوص عبادت کو اس کے وقت سے بلا عذر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص بلا عذر مؤخر کرے تو وہ قبول نہیں ہوگی" انتہی

"مجموع الفتاویٰ" (19/89)

تو خلاصہ یہ ہوا کہ :

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے عمدتاً ترک کرے تو اکثر اہل علم کے ہاں اس پر قضا لازمی ہے، تاہم کچھ علمائے کرام ایسے بھی ہیں جو ایسی صورت میں قضا کے قائل نہیں ہیں؛ کیونکہ اس عبادت کا وقت گزر چکا ہے، تاہم اکثر اہل علم کا موقف راجح اور حق کے زیادہ قریب لگتا ہے؛ کیونکہ یہ عبادت بندے کے ذمے ہے اور یہ اس وقت ادا ہوگی جب اس عبادت کو سر انجام دیا جائے گا۔

واللہ اعلم۔